مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ تبلیغ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پانچ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کھانسی اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

یوم شنبہ

جلد ۳۵ | ۱۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۶ ہش | ۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۱۵ فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۹

ملک کے خطرناک ترین دشمن

مسٹر کرپلانی اور گاندھی جی نے اب تسلیم کیا ہے۔ کہ نواکھلی کے متعلق جو مبالغہ آمیز بیانات شائع کئے گئے تھے وہ نہایت خلاف واقعہ اور بالکل غلط تھے۔ اور کہ نواکھلی میں جان و مال کا نقصان اس سے بہت کم ہوا تھا۔ جتنا کہ ظاہر کیا گیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ ان کو اس بات کا علم بہت پہلے سے تھا۔ سوال ہے کہ جب انہیں پہلے پہل اس بات کا علم ہوا تھا۔ تو انہوں نے اس وقت کیوں اس کو پردہ اخفا میں رکھا۔ کیا یہ بات ان کو ملک وقوم کا خطرناک ترین مجرم نہیں ثابت کرتی قیاس اغلب ہے کہ یہ علم ان کو شروع ہی میں ہو گیا تھا۔ اگر اس وقت وہ حقیقت حال کو ظاہر کرتے تو ممکن تھا کہ بہار کے خونریز سانحات وقوع میں نہ آتے۔ یا کم از کم ایسی بھیانک صورت اختیار نہ کرتے یہی نہیں کہ ان دونوں بزرگوں نے اصل حالات کو پردہ اخفا میں رکھا۔ بلکہ نواکھلی کے متعلق اس وقت انہوں نے جو بیان دئیے۔ تھے وہ اپنی طرز میں ایسے ہی خطرناک تھے جیسے دوسرے کانگرسیوں اور ہندو سبھائیوں کے بیانات۔ غضب ہے کہ ایسی انسانیت سوز ذہنیت کے انسان ہندوستان کی کشتی کے ناخدا کہلانا چاہتے ہیں۔

نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں

۱۳ فروری کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس علم و عرفان میں فرمایا کہ پہلے ہم سمجھتے تھے۔ کہ ہمارے پاس کافی واقفین زندگی ہیں۔ جو ہماری ضرورت کے لئے کافی ہیں۔ لیکن اب ہمیں محسوس ہو رہا ہے۔ کہ ان واقفین کا جن کو کام پر لگایا جا سکے۔ ہمارے پاس سٹاک ختم ہو رہا ہے۔ فوج سے فارغ ہونے والے نوجوان گریجوایٹوں اور مولوی فاضلوں کو جلد سے جلد اپنی زندگیاں وقف کر کے اس کمی کو پورا کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہی وہ قربانی کا وقت ہے۔ جو بہت زیادہ قیمتی ہے حضور نے پہلے بھی فرمایا تھا کہ "اس وقت اسلام کو سپاہیوں کی ضرورت ہے۔ جو شخص طاقت اور اہلیت رکھنے کے باوجود آگے نہیں بڑھتا وہ گنہگار رہے۔" (الفضل یکم اکتوبر ۱۹۴۳ء)

منتظم تجنید (تحریک جدید)

اخبار پرتاپ اور نواب بھوپال

اخبار "پرتاپ" نے اپنے ایک لیڈر کا عنوان "چتر نواب" رکھا ہے۔ اور اس میں یہ بتانا چاہیے کہ دستور ساز اسمبلی اور والیان ریاست میں جو اختلافات تھے، اس کی وجہ نواب صاحب بھوپال کی مسلم لیگی ذہنیت تھی۔ قطع نظر اس کے کہ لیڈر کا عنوان نہایت گری ہوئی ذہنیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ کیونکہ جس اخبار کے ایڈیٹر کا مذاق اتنا پست ہو کہ جناح کو ہمیشہ "جینا" لکھتا ہے۔ اس سے بہتر اخلاق کی امید کرنا فضول ہے۔ ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ "پرتاپ" نے یہ لیڈر محض کانگرسی لیڈروں کی والیان ریاست کے مقابلہ میں شکست فاش کی پردہ پوشی کے لئے حوالہ قلم کیا ہے۔ جو لوگ ذرا بھی اخبارات کے مطالعہ سے تعلق رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ کانگرس نے والیان ریاست کے سامنے گھٹنے ٹیک دینے میں جو عجلت دکھائی ہے اس کی نظیر تمام تاریخ سیاست میں نہیں مل سکتی پرتاپ ایک بھی ایسی بات نہیں پیش کر سکتا کہ جس کو والیان ریاست نے کہا ہو اور پھر پنڈت نہرو یا اور کسی کانگرسی لیڈر نے کہنے سننے سے اس کو واپس لے لیا ہو۔ کل تک تو کانگرس یہ اعلان کر رہی تھی۔ کہ والیان ریاست کو واحد ہندوستانی یونین کی تکمیل کے راستہ میں روڑے اٹکانے نہیں دیا جائے گا۔ مگر آج والیان ریاست سے جن شرائط پر سمجھوتہ کرنے کی کوشش یہی کانگرسی کر رہے ہیں۔ اس سے پنڈت نہرو جی کا ریزولیوشن بقول سول ملٹری گزٹ آج اتنی قیمت بھی نہیں رکھتا۔ جتنی قیمت اس کاغذ کی ہے۔ جس پر وہ ریزولیوشن تحریر کی گئی ہے۔ ایسی صورت حال میں نواب صاحب بھوپال پر پھبتیاں اڑانا پرتاپ جیسے اخبار ہی کا کام ہو سکتا ہے۔

غلام رسول صاحب شوق کی جبریہ دستبرداری

ناظرین کرام یہ افسوسناک خبر سنکر رنجیدہ خاطر ہونگے کہ ڈائرکٹر تعلیمات پنجاب نے مکرم غلام رسول صاحب شوق کو جو پنجاب یونیورسٹی کی فیلوشپ کیلئے واحد مسلم امیدوار کھڑے ہوئے تھے انتخاب میں حصہ لینے سے روک دیا ہے اور انکے دونوں غیر مسلم حریف لالہ بہادر مکند لال پوری اور مسٹر سوج راج بلا مقابلہ فیلو منتخب ہو گئے ہیں۔ یہ حکم کسی قانون اور قاعدہ پر ہرگز مبنی نہیں ہے۔ حالانکہ جب کہ آج سے دو سال پہلے سردار ... گوپال سنگھ ... گریجوئیٹوں کے ووٹ سے ... ممبر منتخب ہو چکے ہیں۔ اگر کوئی ... تو ان کو

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

احمدی نوجوانوں سے خطاب

دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو

قادیان ۱۳ ماہ تبلیغ - آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

کام آنے والے واقفین کی کمی

فرمایا :- جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ اب کثرت سے ہمارے آدمی تبلیغ کے لئے بیرونی ممالک میں جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے نئے آدمی جن سے ہم کام لے سکیں۔ بہت کم رہ گئے ہیں۔ ویسے تو چار پانچ سو کے قریب نام واقفین زندگی کی فہرست میں موجود ہیں۔ لیکن سب کے سب ایسے نہیں ہوتے۔ جنہیں ہم استعمال کر سکیں۔ مثلاً بعض ایسے کمزور اور بڑھاپے کی عمر کے ہیں۔ کہ انہیں باہر بھیجنا عقل کے خلاف ہے۔ بعض پہلے ہی ایسے اہم کاموں پر لگے ہوئے ہیں۔ جہاں وہ سلسلہ کے لئے مفید وجود ثابت ہو رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ان کی جگہ سے ہٹانا بھی عقل کے خلاف ہے۔ پھر بعض ایسے واقف ہیں۔ جن کے متعلق ہمیں خطرہ ہوتا ہے۔ کہ شاید وہ قربانی کے میدان میں پورے نہ اتر سکیں۔ اور ٹھوکر کھا جائیں۔ گو ممکن ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ ایسے نہ ہوں۔ لیکن ہم تو عالم الغیب نہیں ہیں۔ ہم نے تو ظاہری حالات سے ہی اندازہ لگانا ہوتا ہے۔ جو غلط بھی ہو سکتا ہے۔ اور درست بھی۔ پھر بعض کی تعلیم ہماری ضرورت کے مطابق نہیں ہوتی۔ گو کبھی کبھار ایسے کام بھی نکل آتے ہیں۔ جن میں کوئی خاص تعلیم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن بالعموم تبلیغ کے کام کے لئے ہمیں پڑھے لکھوں کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر بعض واقفین ابھی تعلیم کے ابتدائی مراحل میں ہوتے ہیں۔ وہ کئی سالوں کے بعد کام آ سکیں گے۔ ان تمام امور کی وجہ سے چار پانچ سو کی فہرست میں سے درحقیقت سو ڈیڑھ سو آدمی ایسے ہی ہم کام لے سکتے ہیں۔ کچھ عرصہ تک تو ہماری ضرورت کے مطابق آدمی موجود تھے۔ اس لئے میں نے وقف کی تحریک پر زور دینا چھوڑ دیا تھا۔ لیکن گذشتہ سال اتنی کثرت سے ہمارے آدمی باہر گئے ہیں۔ کہ اب نئے واقفین جن سے ہم کام لے سکیں۔ بہت کم رہ گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پھر ہمیں وقف کی تحریک جماعت میں زور کے ساتھ کرنی پڑیگی۔

جنگ سے آنے والے نوجوانوں سے خطاب

ہمارے جو دوست جنگ میں کام کر کے اب فارغ ہو کر واپس آ رہے ہیں۔ میں نے ان کو آگے بھی تحریک کی تھی۔ کہ وہ وقف عـ۱ یا وقف عـ۲ میں اپنے نام لکھائیں۔ اب پھر میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ تم نے انگریزوں کی خاطر جو غیر مذہب اور غیر قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اتنا عرصہ قربانی کی۔ کیا اب اسلام کی خاطر اور دین کی عظمت قائم کرنے کی خاطر قربانی نہ کرو گے؟ وقف عـ۲ (تجارت) میں تو تمہیں دنیوی لحاظ سے بھی کافی فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور اگر وقف عـ۱ کے ماتحت تمہیں دین کی خدمت کا موقع ملا۔ تو پھر بھی تمہیں اور تمہارے بال بچوں کو گذارہ کے لئے تو پیسے ملتے ہی رہیں گے۔ اور تم ایسی یکسوئی کے ساتھ اور اطمینان قلب کے ساتھ دین کی خدمت کر سکو گے۔ جو دنیوی ملازمتوں میں حاصل نہیں ہو سکتی۔ فوج میں سے آنے والے نوجوانوں میں سے ایک کافی تعداد نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ اور یہ لوگ تجربے سے نسبتاً بہتر ثابت ہو رہے ہیں۔ فوجی زندگی گزارنے مختلف ممالک میں پھرنے اور ہر قسم کے لوگوں سے ملنے جلنے کی وجہ سے ان میں مشکلات کو برداشت کرنے قربانی کرنے اور محنت کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ ان میں ایک قسم کی دلیری اور بے باکی ہوتی ہے۔ اور وہ ہر میدان میں کام کر سکتے ہیں۔ گویا حکومت نے اپنے خرچ پر ہمارے کام کے لئے انہیں ٹریننگ دے دی ہے۔ گو بہت سے ایسے نوجوانوں نے وقف کیا ہے۔ لیکن جنگ سے آنے والے نوجوان میرے نزدیک اب بھی ہزاروں ایسے ہوں گے۔ جنہوں نے اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھا۔ اور وقف نہیں کیا۔ اس لئے میں پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو لوگ فوج سے آئے ہیں۔ اور قدرے تعلیم یافتہ ہیں۔ مثلاً کلارکیل لائن میں کام کرتے رہے ہیں۔ وہ آگے آئیں۔ اور دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔

اب سینکڑوں سے نہیں ہزاروں سے کام چلے گا

ہمیں مولوی فاضل اور گریجوایٹ نوجوانوں کی بھی بہت ضرورت ہے۔ ایسے نوجوانوں کو بھی میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ گو بہت سے مولوی فاضلوں نے اپنا نام پیش کر دیا ہے۔ لیکن پھر بھی کئی بچے کھچے ایسے ہوتے ہیں۔ جو پہلے حصہ نہیں لیتے۔ دوسری یا تیسری بار تحریک کرنے سے اللہ تعالےٰ انہیں توفیق دیدیتا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ اب ہماری ضرورت صرف بچے کھچے لوگوں سے ہی پوری نہیں ہو سکتی۔ ہم نے دنیا بھر پر حملہ کرنا ہے۔ اس کے لئے سینکڑوں سے نہیں بلکہ ہزاروں سے ہی کام چل سکتا ہے۔ درحقیقت اسی وقت ہمیں کامیابی ہوگی۔ جبکہ ہم اپنے آدمیوں کو اس طرح قربانی کی آگ میں دھکیلیں گے جس طرح بھٹی میں بھڑ بھونجا پتوں کا ایندھن جھونکتا ہے۔ ہم نے دنیا کی ذہنیت کو۔ دنیا کے خیالات کو دنیا کے رسم و رواج کو بدلنا ہے۔ اس کے لئے ہمیں ایک لمبی جد و جہد اور مسلسل اور پیہم قربانیاں کرنی پڑیں گی۔

ابتدائی دور کی قربانیاں بے نتیجہ نہیں ہوتیں

ابتداء میں ایک لمبا عرصہ تک قربانیاں بظاہر بے نتیجہ نظر آیا کرتی ہیں۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بے نتیجہ نہیں ہوتیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ آلہٖ وسلم بارہ سال تک مکہ میں برابر تبلیغ کرتے رہے۔ لیکن بظاہر اس کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ چنانچہ ہجرت کے وقت تک بعض روایات کے مطابق صرف ۸۳ اور بعض روایات کے مطابق دو تین سو آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ گویا آپ کی تبلیغ بظاہر ناکام نظر آتی تھی۔ لیکن حقیقتاً وہ ناکام نہیں تھی۔ کیونکہ اندرونی طور پر قلوب حق کو ماننے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ چنانچہ جب مدینہ ہجرت کرنے کی اجازت ہوئی تو مکہ معظمہ میں محلوں کے محلے ایسے تھے۔ جو مدینہ چلے گئے۔ اور وہاں جا کر اسلام قبول کر لیا۔ گویا دلوں میں مخفی طور پر ایمان پیدا ہو چکا تھا۔ لیکن ڈر کی وجہ سے وہ اسے ظاہر نہ کرتے تھے۔ جب انہیں علم ہوا کہ مدینہ والوں نے جو خود ان کے عزیز اور رشتہ دار تھے۔ اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور انہوں نے مکہ کے مسلمانوں کو مدینہ آکر رہنے کی دعوت دی ہے۔ تو اس سے ان کے حوصلے بڑھ گئے۔ ان کا ڈر جاتا رہا۔ اور وہ اسلام لے آئے۔

قانون قدرت میں بھی ہمیں اس قسم کی مثالیں ملتی ہیں۔ مونگا ایک کیڑا ہوتا ہے جو خدائی القاء کے ماتحت سالہا سال تک سمندر میں ایک دوسرے کے اوپر گر گر کر جان دیتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ آخر کار امتداد زمانہ سے ان کی نعشوں کے ڈھیر سے ہی سمندر میں جزیرے نمودار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس قسم کے مونگے کے سینکڑوں جزائر موجود ہیں۔ جب مونگے ایک دوسرے پر گر کر جان دے رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کی یہ قربانی بے حقیقت اور بے نتیجہ نظر آتی ہے۔ لیکن آخر ان کی قربانی سے ہی ایک نئی دنیا آباد ہو جاتی ہے۔ غرض قانون قدرت سے بھی ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ابتداء میں ایک لمبے عرصہ تک قربانیاں بظاہر بے نتیجہ نظر آیا کرتی ہیں لیکن دراصل وہ بے نتیجہ نہیں ہوتیں۔ بلکہ وہی قربانیاں دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ جو نوجوان تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انہیں میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ وقت ضائع نہ کیا کریں۔ اور کم سے کم وقت میں اپنی تعلیم کو مکمل کر کے اپنے آپ کو دین کی خدمت کرنے کے قابل بنائیں۔

ابتدائی دور کی قربانیوں کی اہمیت

یاد رکھو! دین کی خدمت کا جتنا ثواب ابتدائی ایام میں ہوتا ہے۔ اتنا بعد میں نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب ترقیات اور فتوحات شروع ہو جائیں۔ اس وقت تو ساری دنیا کو نظر آتا ہے کہ یہ جیت رہے ہیں۔ اس وقت دین کے لئے قربانی کرنا کوئی مشکل نہیں ہوتا۔ لیکن ابتدائی زمانہ میں جب دنیا کو فتح کے کچھ بھی آثار نظر نہیں آتے۔ بلکہ وہ مومنوں کی قربانیوں کو بے کار اور بے نتیجہ سمجھتی ہے۔

امداد مظلومین اور مضبوطی مرکز سلسلہ

برادران کرام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
میں نے ۱۲/۱ کے اخبار الفضل میں گذارش کی تھی۔ کہ فرقہ وارانہ فسادات کے مظلومین اور سلسلہ کے مرکز کی مضبوطی کے بارہ میں جو بھاری اخراجات ہو رہے ہیں۔ اور ہونے والے ہیں۔ ان کے پورا کرنے کے متعلق میری اپیل پر ابھی تک عام طور پر احباب نے پوری توجہ نہیں فرمائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اس وقت تک کی آمد کے مقابلہ میں خرچ جو عملاً ہو چکا ہے۔ تقریباً تین گنا سے بھی زیادہ ہے۔ اور آئندہ آمد کی جو اب رفتار ہے۔ اور اہم اور ناگزیر اخراجات جو کئے جا رہے ہیں۔ اور کئے جانے والے ہیں۔ ان کی تو آپس میں باہمی کوئی نسبت ہی نہیں۔

ان حالات سے آپ کو واقف کرتے ہوئے میں نے یہ عرض کی تھی۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ اس تحریک اور اسکی اہمیت کو صحیح رنگ میں احباب تک نہیں پہنچایا گیا۔ ورنہ اس تاریک و تار دنیوی ماحول سے اللہ تعالےٰ کی صور کی ندا پر لبیک آواز لبیک کہتے ہوئے نکلنے والا مختصر اور منتخب گروہ کے خلاف جس نے والہانہ جوش کے ساتھ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ فرستادہ و رسول اور اس کے خلفاء کے روح پرور ہاتھ پر کیا ہو۔ کسی طرح یہ قیاس ہی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس نے مظلومین کی امداد اور سلسلہ کے مرکز کی مضبوطی کے انتظامات کے خرچ کے بارہ میں بے نیازی و تغافل سے کام لیا ہو۔

شکوہ کے طور پر نہیں بلکہ احباب تک محض حالات صحیحہ کے پہنچانے کی غرض سے عرض کیا جاتا ہے۔ کہ پنجاب میں بعض خاص اہم اور بڑی شہری جماعتوں کو اس تحریک کی اہمیت سے آگاہ کرنے کے لئے مرکز سے چند احباب پر مشتمل ایک وفد بھیجا گیا تھا۔ جس میں بیت المال کے نائب ناظر بھی شامل تھے۔ اس وفد کی رپورٹوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عام طور پر شہروں کی بڑی جماعتوں نے اس تحریک کے متعلق ایسی سعی نہیں فرمائی۔ جیسی کہ ان سے توقع تھی۔ چنانچہ ہندوستان کے ایک مرکزی شہر کی جماعت جو کئی ایک پہلوؤں سے ہماری ممتاز اور مخصوص جماعت ہے۔ اس کے امیر کے متعلق وفد نے رپورٹ کی ہے۔ کہ باوجودیکہ اخبار الفضل میں وفد کے پروگرام کے متعلق بروقت اعلان ہو چکا تھا۔ اور علیحدہ چٹھی کے ذریعہ بھی وہاں وفد کے پہنچنے اور اس کے کام کرنے کے متعلق ضروری انتظام کے بارہ میں ہدایت کر دی گئی تھی۔ لیکن امیر صاحب نے نہایت بے نیازی سے کام لیا۔ وفد کے جانے سے پہلے وہاں کوئی کوشش اس تحریک کے ماتحت نہیں کی گئی تھی۔ اور وفد کے وہاں قیام کے دوران میں چونکہ احباب کے جمع کرنے کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہ کیا گیا تھا۔ اس لئے باوجودیکہ وفد نے وہاں چار دن خرچ کئے۔ اسکی مساعی کا نتیجہ صرف ۸۸۲/- روپیہ کے چندے کا وعدہ تھا۔ اس کے خلاف شہر و چھاؤنی انبالہ جہاں جماعت نہایت مختصر اور مقابلۃً غرباء کی ہے۔ وہاں کے امیر نے وفد مذکور سے بہ طریق احسن تعاون کیا۔ اور وہاں سے وفد نے ایک دو دن میں ۱۳۷۳ روپیہ کے چندہ کے وعدے حاصل کئے۔ میں اس بڑی جماعت کے امیر صاحب کو اس بارہ میں الگ خط کے ذریعہ توجہ دلا رہا ہوں۔

جماعتوں کے تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے بہ تاکید گذارش ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو بہ سعی تمام احباب تک پہنچائیں۔ اور حالات حاضرہ کے پیش نظر اس بارہ میں سلسلہ کی ضروریات کو ان پر واضح کر کے مجوزہ شرح کے مطابق چندہ جمع کرنے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ مرکز میں ضروری کام جو اب جاری ہیں۔ ان میں کسی قسم کی حرج یا روک حائل نہ ہو۔ واضح ہو کہ یہ کام ایسے نہیں۔ کہ ان کو کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھا جا سکے۔

خاکسار (راجہ) علی محمد قائم مقام ناظر بیت المال

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

مودودی صاحب کی تحریرات میں اختلاف

مسلمانوں میں اسلامی شریعت سے ناواقفیت کی وجہ سے جہال اور بعبث سے غلط عقائد پھیل گئے ہیں۔ وہاں ایک خیال یہ بھی پیدا ہو گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے کسی غیر اسلامی حکومت کی اطاعت کرنا جائز نہیں۔ جب بھی مسلمان کوئی جمعیت بناتے ہیں۔ اس کا اہم ترین مقصد موجودہ حکومت کو بدلنا اور اسلامی حکومت قائم کرنا ہوتا ہے۔ اور اسی ایک ذریعہ سے ہی وہ عوام کو اپنی طرف متوجہ کر سکتے ہیں۔ ورنہ اگر وہ صرف نماز۔ روزہ کی تلقین کریں۔ تو شاید ہی کوئی مسلمان ان کی آواز پر کان دھرے۔

سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی چند سالوں سے ایک جماعت اسلامی بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ "دستور جماعت اسلامی" میں وہ اس جماعت کا عقیدہ یوں بیان کرتے ہیں "اللہ کے سوا کسی کو بادشاہ۔ مالک الملک۔ مقتدر اعلیٰ نہ تسلیم کرے۔ کسی کو باختیار خود حکم دینے اور منع کرنے کا مجاز نہ سمجھے۔ کسی کو شارع اور قانون ساز نہ مانے۔ اور ان تمام اطاعتوں کو قبول کرنے سے انکار کر دے۔ جو اللہ کی اطاعت کے ماتحت اور اس کے قانون کی پابندی میں نہ ہوں۔ کیونکہ اپنے ملک کا ایک ہی جائز مالک اور اپنی خلق کا ایک ہی جائز حاکم اللہ ہے۔ اس کے سوا کسی کو مالکیت اور حاکمیت کا حق نہیں پہنچتا۔" اسکی تشریح میں فرماتے ہیں۔ "یہ واضح رہے کہ غیر الٰہی نظام اطاعت کے ایک جزء اور دوسرے جزء میں کوئی فرق نہیں۔ اس کے جو اجزاء بظاہر بالکل معصوم نظر آتے ہیں۔ وہ بھی اس قدر ناپاک ہیں۔ جس قدر دوسرے غیر معصوم اجزاء۔"

مندرجہ بالا اقتباسات اپنے مفہوم کے لحاظ سے بالکل واضح ہیں۔ یعنی کسی مسلمان کو غیر الٰہی نظام حکومت کی اطاعت نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ شارع اور قانون ساز صرف اللہ تعالےٰ ہے۔ اس کے سوا کسی کو ذاتی اختیار سے قانون بنانے کا حق نہیں۔ اور اگر بنائے تو ایک مسلمان کو اسکی اطاعت سے انکار کر دینا چاہیئے۔ نیز اس نظام باطل کے تمام اجزاء ناپاکی میں برابر ہیں۔ خواہ وہ بظاہر معصوم ہی کیوں نہ نظر آئیں۔ کیونکہ اس نظام کے چلانے والے قرآن مجید اور سنت رسول کو اساس اور منبع قانون تسلیم نہیں کرتے۔ مودودی صاحب کی ایسی تحریرات کو پڑھ کر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید یہ کوئی باغیوں کی جماعت کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ جو حکومت وقت کے کسی قانون کی پابند نہیں۔ اور جو شخص اس کا رکن بننا چاہے۔ اس کے لئے ملکی قوانین کی نافرمانی لازمی ہے۔ لیکن حقیقت اس سے مختلف ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب کی اس قسم کی تحریرات پڑھ کر ایک صاحب نے ان سے سوال کیا۔ کہ "کیا بغیر لائسنس کے یا مقررہ موسموں اور اوقات کے علاوہ شکار کرنا اور اسی طرح بغیر لیمپ کے راتوں کو موٹر یا بائیسکل چلانا جو موجودہ قانون کے خلاف ہے۔ درست ہو گا؟" جس کا انہوں نے حسب ذیل جواب دیا ہے۔ "موجودہ حکومت نے انتظام ملکی کو برقرار رکھنے کے لئے جو ضابطے بنائے ہیں۔ اور جو بہرحال ایک منظم سوسائٹی کو بحال رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ انہیں خواہ مخواہ توڑنا نہیں چاہیئے۔ ویسے بھی قانون شکنی ہم صرف اس وقت کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہم ایسی پوزیشن میں ہوں۔ کہ موجودہ نظم و اُدھر کو توڑ کر جلدی سے جلدی کوئی دوسرا نظم قائم کر سکیں۔ ورنہ قانون شکنی کرنے کے معنے بدنظمی پیدا کرنے کے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے منشاء کے خلاف ہے۔ اور جس میں ہمیں اللہ کی تائید حاصل ہونے کی توقع نہیں ہے" اسی طرح ایک اور مقام پر لکھتے ہیں۔ "اللہ تعالےٰ کی مشیت بہرحال دنیا کا انتظام چاہتی ہے۔ اور دنیا کے انتظام کے لئے کچھ صلاحیتیں اور قوتیں اور صفات درکار ہیں۔ جن کے بغیر کوئی گروہ اس انتظام کو ہاتھ میں لینے اور چلانے کے قابل نہیں ہو سکتا۔ اگر مومنین صالحین کا ایک منظم جتھا ایسا موجود نہ ہو۔ جو انتظام دنیا کو چلانے کی اہلیت رکھتا ہو۔ تو پھر مشیت الٰہی غیر مومن اور غیر صالح لوگوں کو اپنی دنیا کا انتظام سونپ دیتی ہے۔"

مودودی صاحب کی ان تحریرات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ دو قسم کے نظاموں کے قائل ہیں۔ ایک وہ جو مومنین صالحین کے ذریعہ سے قائم ہوتا ہے۔ اور دوسرے وہ جن کی باگ ڈور غیر مومن اور غیر صالح لوگوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ اور یہ دونوں نظام مشیت الٰہی

کے ماتحت قائم ہوتے ہیں۔ البتہ پہلی قسم کے نظام اعلیٰ اور دوسری قسم کے ادنےٰ ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں نظام مشیت الٰہی نے قائم کئے ہیں۔ اس لئے ان میں سے کسی کو توڑنا الٰہی منشار کے خلاف اور بدنظمی پیدا کرنے والا ہوگا قارئین کرام اگر پہلی اور پچھلی تحریرات کا مجموعی طور پر مطالعہ فرمائیں گے تو انہیں ان میں باہم اختلاف نظر آئے گا۔ کیونکہ پہلے غیر الٰہی نظام اطاعت کو اس کے تمام اجزاء سمیت ناپاک اور نا قابل اتباع ٹھہرایا گیا ہے۔ اور اس کی اطاعت سے انکار کر دینے کا حکم صادر فرمایا گیا ہے۔ اور دوسری جگہ اس نظام کو بھی جو فساق و فجار کی خداوندی میں چلتا ہے۔ مشیت الٰہی کی چادر میں لپیٹ کر پیش کیا ہے اور اس کی قانون شکنی کا نام بدنظمی اور منشار الٰہی کی خلاف ورزی رکھا ہے یہ اتنا شدید تناقض ہے کہ اس کو رفع کرنا جماعت اسلامی کے لئے محال ہے۔ کیونکہ اس کی صرف دو توجیہات ہو سکتی ہیں اور وہ دونوں ان کو مسلم نہیں۔ پہلی توجیہہ یہ ہو سکتی ہے کہ نظام باطل کلیۃً صحیح اور قابل اتباع ہے۔ اس کی قانون سازی اللہ تعالےٰ کے اذن کے نتیجہ میں اور اس کی حکومت مشیت الٰہی کا تقاضا ہے۔ ظاہر ہے کہ مودودی صاحب اس تطبیق کو درست تسلیم نہیں کریں گے۔ کیونکہ نظام حق اور نظام باطل میں امتیاز نہ رہے گا

دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ نظام کفر کے بعض اجزا کو پاک اور بعض کو ناپاک قرار دیا جائے۔ بعض حصوں کو منظم سوسائٹی کے قیام کا ذریعہ اور دوسرے حصوں کو فساد کا موجب سمجھا جائے۔ اس صورت میں جماعت اسلامی کے عقیدہ کی تشریح (جو اوپر نقل کی جا چکی ہے) کی کوئی توجیہہ پیش نہ کی جا سکے گی۔ اور ویسے بھی مودودی صاحب اس قسم کے طریق عمل کو اپنی مختلف تحریرات میں ... نفاق۔ دو غلا پن اور گندم نمائی و جو فروشی وغیرہ کہہ چکے ہیں۔ اگرچہ منقولہ بالا فتویٰ میں اس کا دبی زبان سے اقرار بھی کیا ہے۔ اور نسبتاً یہ توجیہہ زیادہ محفوظ بھی ہے۔ لیکن ذاتی اختیار کے استعمال کی وجہ سے یہ بھی قابل قبول نہیں ٹھہر سکتی۔ کیونکہ باختیار خود امر و نہی صرف اللہ تعالےٰ کا حق ہے۔

غرضیکہ مودودی صاحب قرآن مجید نہ سمجھنے کی وجہ سے بڑی الجھن میں پڑ گئے ہیں۔ وہ اپنی جماعت کا مقصود تو "حکومت الٰہیہ کا قیام" بیان فرماتے ہیں۔ اور حکومت وقت کی اطاعت سے منع بھی کرتے ہیں۔ لیکن جب کوئی شخص کسی چھوٹے سے چھوٹے قانون کی بھی نافرمانی کرنے کی اجازت چاہتا ہے تو اسے مشیت الٰہی کے خلاف بتا کر ٹوک دیتے ہیں جس سے "نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن" والا معاملہ پیدا ہو گیا ہے۔ کسی اصول کے غلط ہونے کا یہ بھی ایک قوی ثبوت ہوتا ہے کہ وہ نا قابل عمل ہوتا ہے۔ اور ایسی تعلیم کا خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرنا تو یقیناً بڑے خوفناک نتائج پیدا کر دیا کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی شان سے بعید ہے کہ وہ ایک طرف اپنے بندوں کو غیر مسلم حکومت سے روکے اور دوسری طرف اگر اس کا کوئی مخلص بندہ طاغوتی حکومت کے قانون کے خلاف رات کو بغیر لیمپ کے موٹر یا سائیکل چلائے تو اس کا یہ فعل منشار الٰہی کی مخالفت تصور ہو۔ یا اس کے بغیر لائسنس کے شکار کرنے پر خدا تعالےٰ اتنا ناراض ہو کہ اسے اپنی تائید سے محروم کر کے مخذول و مردود بنا دے۔ صاف بات ہے کہ اگر مسلم حکومت میں رہنے والے مسلمان کے لئے اس حکومت کی فرمانبرداری کفر و شرک ہے تو اس کے قوانین کی خلاف ورزی ہرگز بدنظمی اور فساد نہیں کہلا سکتی۔ بلکہ وہ کار ثواب اور عین نجات ہے۔ کیونکہ خدائے حکیم کسی مفسدانہ کام کا حکم نہیں دیتا۔ اس لئے امن پسندی اور اصلاح صرف یہی ہوگی کہ اس حکومت کی قطعاً اطاعت نہ کی جائے۔ اور اگر قانون شکنی واقعی بدنظمی پھیلانے کا موجب اور مشیت الٰہی کی مخالفت ہے۔ تو اس کی اطاعت ہی حقیقی اسلام ہوگا۔ اور اس حکومت کے بعض اجزاء لازماً پاک اور معصوم ماننے پڑیں گے جیسا کہ مودودی صاحب نے اپنے فتوے میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔ آخر یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک حکومت کے ماتحت رہتے ہوئے نہ اس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ اور نہ اس سے بغاوت کی اجازت ہو۔ اس قسم کے خیالات کی تو کسی سلجھے ہوئے دماغ سے بھی توقع نہیں کی جا سکتی۔ چہ جائیکہ انہیں قرآن مجید کی تعلیم اور سنت انبیاء قرار دیا جائے۔ امید ہے کہ جماعت اسلامی کے ممبران ان اختلافات کا صحیح حل پیش کر کے اپنے مسلک کو واضح کریں گے۔ اور پھر اس پر عمل کر کے اس کی صداقت کو ثابت کریں گے ورنہ اس قسم کی دو عملی سے سوائے اسلام کی بدنامی اور مسلمانوں میں مردنی پیدا کرنے کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر نظام باطل کا ہر قانون ہی ناپاک اور ٹھکرا دینے کے قابل ہے۔ تو بر سر میدان اس کا مظاہرہ ہونا چاہیے۔ رات کو بغیر لیمپ کے بائیسکل چلانا تو بالکل معمولی بات ہے۔ عوام اور جہلا بھی ایسا کرتے ہیں۔ اور اس کی سزا بھی نہایت حقیر ہے آپ کو تو شہادت کے لئے بھی اپنی جانیں بے دریغ پیش کر دینی چاہئیں۔ تاکہ دنیا کو یہ تو معلوم ہو جائے کہ کم از کم آپ کو اپنے عقیدہ پر کامل وثوق تھا۔

محمد منور از قادیان

قرآن کریم بلحاظ کامل شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ہے

تقریر جناب مولوی عبد المنان صاحب عمر ایم۔ اے بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء

(۳)

قرآنی شریعت کے عملی پہلو کو بیان کرنے کے بعد مزید حاشیہ آرائی کی حاجت نہیں۔ البتہ اس بارہ میں انگلستان کے نامور مؤرخ کا یہ واضح ترین اعلان دلچسپی سے سنا جائے گا۔

"قرآن کریم کی نسبت بحر اطلانٹک سے لیکر دریائے گنگا تک نے مان لیا ہے کہ یہ دستور اساسی ہے۔ صرف اصول مذہب ہی کے لئے نہیں بلکہ دیوانی اور فوجداری نظام کے لئے بھی اور جن قوانین پر نظام عمران کا مدار ہے۔ جن سے نوع انسانی کی زندگی وابستہ ہے۔۔۔ حقیقت یہ ہے کہ محمد (صلعم) کی شریعت سب پر حاوی ہے۔ وہ اپنے تمام احکام میں بڑے سے بڑے شہنشاہ سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے فقیر و گداگر تک کے لئے مسائل و ہدایات رکھتی ہے یہ وہ شریعت ہے جو ایسے دانشمندانہ اصول اور اس قسم کے عظیم الشان قانونی انداز پر مرتب ہوئی ہے کہ سارے جہان میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی"

(سلطنت روما کا عروج و زوال جلد ۵ ب ۵۰)

اس وقت دنیا میں سرمایہ و محنت کی جنگ ہو رہی ہے۔ اور روس و انگلستان کے نام سے اختلافات بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ روس و انگلستان کا اختلاف نہیں۔ بلکہ تقسیم دولت کے متعلق دو متضاد نظریوں کا اختلاف ہے۔ انگلستان اور امریکہ کے نظام تمدن و حکومت کا اقتضاء یہ ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں سمٹتی چلی جا رہی ہے۔ روس کے بنیادی تصور حیات میں ملکیت ذاتی کا کوئی وجود نہیں۔ قرآن دونوں کے درمیان ایک اعتدال کا رستہ قائم کرتا ہے۔ وہ نہ تو دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہوتے چلے جانے کی اجازت دیتا ہے۔ اور نہ اس بات کا روادار ہے کہ انسان اپنی بڑھتی ہوئی محنت کے بدلے اور ضروریات کے لئے حکومت کے کارندوں کا دست نگر ہو کر رہ جائے۔ اور انفرادی رجحانات کی آبیاری کے سامانی سے تہی دامن ہو جائے۔ اس نے ایک طرف تو ملکیت ذاتی کے تصور کو ایک محدود شکل میں قبول کر لیا ہے۔ اور دوسری طرف زکوٰۃ سود۔ احتکار یعنی ذخیرہ اندوزی کی ممانعت کر کے دولت کے چند ہاتھوں میں سمٹ جانے کو روک دیا ہے۔ اور ایسا انتظام کیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ چالیس سال کے چکر میں آکر تمام دولت ایک دفعہ امیروں

کے ہاتھ سے نکل کر غریبوں کی جیبوں میں چلی جاتی ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ اسلام نے سرمایہ پر ۲½ فیصدی سالانہ کا ایک ٹیکس زکوٰۃ کے نام سے عاید کیا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ بڑے سے بڑے راک فیلر۔ ڈالمیا اور برلا کی دولت کا بڑا حصہ بھی زیادہ سے زیادہ چالیس نسلوں میں پھر قوم کے غریبوں کے پاس آجائے گا۔

مجھے افسوس ہے کہ وقت کی قلت کے سبب اس موضوع پر کچھ زیادہ نہیں کہہ سکتا۔ اس لئے میں تیسری خصوصیت پیش کرتا ہوں۔ کہ قرآن مجید بلحاظ شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے۔ وہ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کی شریعت کو الذکر قرار دیا گیا ہے۔ یعنی اس کی پیروی شرف وعزت بخشتی ہے۔ جو اس شریعت کو اپنے اوپر وارد کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اسے آخرت میں ہی نہیں بلکہ اس دنیا میں بھی کامیابی اور عزت بخشے گا۔ چنانچہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون میں جہاں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے کہ قرآنی شریعت کی دائمی حفاظت کی جائے گی وہاں اس جگہ الذکر کا لفظ رکھ کر اس طرف بھی متوجہ کر دیا کہ یہ شریعت ہمیشہ عزت وافتخار کا باعث بھی ہوگی۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اس قرآن شریف کی پیروی نے عرب کے ساربانوں کو جہانبان بنا دیا۔ اور اب بھی یہ دعویٰ قائم ہے۔ اب بھی پستی میں ڈوبے ہوئے مسلمان اس کی پیروی سے عزت وافتخار سے اعلےٰ مقام پر پہنچ سکتے ہیں۔ پاکستان کا نظریہ ہندوستان کے مسلمانوں کی ترقی اور برتری کیلئے اسی وقت حقیقی طور پر کارآمد ہوگا۔ اور اسی وقت دور خسروی کا آغاز ہوگا جب مسلمان قرآن مجید کی شریعت کی روشنی میں حقیقی طور پر مسلمان ہو جائیں گے

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کی شریعت فطرت کے عین مطابق ہے۔ اس میں کوئی حکم دیا نہیں جو ہماری فطرت کے منافی ہو۔ یا اس میں کسی فطرتی تقاضا کو کچلا گیا ہو۔ اس کا صاف اعلان ہے۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا (روم ع ۴)

پنجم یہ کہ قرآن مجید ایک عالمگیر شریعت ہے جو دنیا کی تمام اقوام کو بشارت کا پیغام دیتی ہے۔ ویدوں کا پیغام یہ ہے کہ بھارت ماتا کے غریب شودروں کے کان میں اگر اس کی آواز بھی پڑ جائے تو پگھلا ہوا سیسہ اس کے کان میں ڈال دینا چاہئیے۔ حضرت موسےٰ بنی اسرائیل کے لئے بھیجے گئے تھے۔ حضرت عیسےٰ بھی بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف آئے تھے یہی حال دیگر انبیاء کا بھی ہے۔ لیکن قرآنی شریعت کی مخاطب ساری دنیا ہے۔ اور زمین کی ہر قوم کے لئے اسے بھیجا گیا ہے۔

ششم قرآنی شریعت جہاں مکانی لحاظ سے عالمگیر ہے۔ وہاں زمانی جہت سے دائمی بھی ہے۔ اس میں ہر زمانہ اور ہر قسم کے حالات کے مطابق احکام موجود ہیں۔ (باقی)

حادثہ ارتحال حضرت مراد خاتون رضی اللہ عنہا

اہلیہ حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ

مراد خاتون بنت مولوی عبد الغنی صاحب نومسلم مرحوم امرتسری۔ زوجہ ثانی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مہاجر رضی اللہ عنہ معتمد صدر انجمن احمدیہ قادیان اور خسر اول حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود۔

مراد خاتون تاریخی نام تھا۔ جس کے عدد سال پیدائش ۱۳۰۲ھ کے ہوتے ہیں۔ اور اب گویا مراد خاتون سے سال وفات کے ۱۳۶۶ سال مخرج ہے۔

دہلی میں زینہ سے پھسل کر گر جانے سے دماغ میں سخت چوٹ آکر اجتماع خون کے باعث ۵ فروری ۱۹۴۷ء کی رات کو قریباً ایک بجے وفات ہوئی۔ بروز جمعہ ۶ بجے صبح نعش بذریعہ لاری قادیان آگئی۔ جنازہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجمع کثیر کے ساتھ پڑھایا۔ لمبی دعا کی۔ کندھا دیا اور ساتھ تشریف لے جاکر بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی شادی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ سے ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء جمعہ کی شام کو قادیان میں ہوئی۔ یہ رشتہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تجویز فرمایا تھا۔ حضور کو احساس تھا کہ مسلمانوں کے ادبار کی خاص وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی شریعت یعنے صراط مستقیم کو چھوڑ کر دیگر اقوام ہندو اور نصاریٰ وغیرہ کے رسوم ورواج کو اختیار کر لیا ہوا ہے اور اس کے متعلق مسئلہ تعدد ازدواج سے روگردانی کر لینا بھی ان کی شامت اعمال کا موجب ہے۔

اس خیال سے حضور نے جہاں حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ مسلمانوں کے لیڈر حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور کئی دوسرے احباب کی دوسری شادیاں کرائی تھیں۔ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی یہ شادی بھی باوجود ان کے عیالدار ہونے کے کرا دی تھی۔

مرحومہ کی اولاد پانچ فرزند اور تین دختران حسب ذیل ہیں۔ (۱) عزیزہ رضیہ بیگم بیوہ مرزا گل محمد صاحب مرحوم (۲) سعیدہ بیگم رضی اللہ عنہا مدفونہ بہشتی مقبرہ۔ (۳) خلیفہ صلاح الدین صاحب (۴) خلیفہ ناصر الدین صاحب (۵) خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب (۶) خلیفہ جلال الدین صاحب (۷) امینہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب دہلی (۸) خلیفہ منیر الدین صاحب۔

جس طرح حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا درجہ جماعت احمدیہ میں خاص فدائیت کا تھا۔ اور آپ اکابرین صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ مرحومہ بندی مراد خاتون نے بھی جماعت کی جو خدمات کی ہیں۔ اور لجنہ اماء اللہ میں کام کیا ہے قابل ستائش ہیں۔

فیض علی صابر

امتحان "نشان آسمانی" زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۲۳ فروری بروز اتوار لجنہ اماء اللہ بیرونجات کا امتحان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "نشان آسمانی" کا ہوگا۔ اور ۲۷ فروری بروز جمعرات قادیان کی مستورات کا امتحان اسی کتاب کا ہوگا۔ براہ مہربانی تمام لجنات کی عہدہ دار پوری کوشش سے تحریک کر کے بہنوں کو امتحان کے لئے طیار کریں اور نام بھجوائیں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔

امۃ اللہ خورشید سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ قادیان

شیخ محمد حسین صاحب محلہ دار الفضل کے لئے درخواست دعا

شیخ فضل حسین صاحب فرائض پریذیڈنٹی سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ اہالیان محلہ دار الفضل نے ان کی نہایت قابل قدر خدمات کا اعتراف بذریعہ ایک ریزولیشن کیا ہے اور درخواست کی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ شیخ صاحب کی صحت وعافیت کے لئے۔ اور ان کی اہلیہ کی صحت کے لئے۔ اور ان کے خاندان کی دینی ودنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

ضرورت

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ایک لائبریرین کی ضرورت ہے جو مولوی فاضل ہو اور انگریزی دان بھی ہو۔ تنخواہ معقول دی جائے گی (۲) عارضی طور پر ایک میٹرک پاس کلرک کی ضرورت ہے۔ جو حساب کتاب کے کام سے دلچسپی رکھتا ہو حسب قواعد ۳۰ + ۱۴ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر میں اطلاع کرے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۶۰۳ منکہ خوندکار عبدالحمید ولد حافظ طیب اللہ صاحب قوم صدیقی پیشہ ملازمت وزراعت عمر ۴۴ سال بیعت سنہ ۱۹۲۵ء ساکن بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۱۱-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موروثی جائداد جو اس وقت میرے قبضہ میں ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے زمین ۴۸ ½ ڈیسمل اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ماہوار آمد ۴۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ خوندکار عبدالحمید بھرتپور بنگال گواہ شد محمد سعید شیخ انگار پور بنگال گواہ شد سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال

۹۶۸۲ منکہ رقیہ بی بی صاحبہ زوجہ سلطان خان صاحب قوم پٹھان عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۶-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی و نقرئی -/۵۰ روپے مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰ روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ:۔ رقیہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد اصغر علی خان گواہ شد سلطان خان خاوند موصیہ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

۹۳۰۶ منکہ حبیب بیگم زوجہ حکیم فتح محمد صاحب قوم اول عمر ۳۰ سال بیعت سنہ ۱۹۲۱ء ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶-۱۱-۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ حبیب بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ عبدالمجید بلالپوری دیہاتی مبلغ۔ گواہ شد حکیم فتح محمد خاوند موصیہ

۹۰۹۶ منکہ حکیم شمیم حسین صاحب ولد خواجہ فضل الحسین صاحب قوم انصاری پیشہ حکمت عمر ۴۴ سال بیعت سنہ ۱۹۲۸ء ساکن وزیر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۱-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد کچھ قصبہ کیرانہ ضلع مظفر نگر۔ یو۔ پی میں مشترکہ برادران ہے۔ جس کا مجھے صحیح علم نہیں ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ وطن جا کر اس کو فروخت کردوں۔ چونکہ سکونت پنجاب میں ہی ہے۔ اور پیدائش بھی اسی صوبہ کی ہے۔ اس لئے مجھے اس جائداد کا صحیح علم نہیں ہے۔ اس وقت میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اندازاً ۳۰ روپے ماہوار ہے آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میں اپنی جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد:۔ شمیم حسین حکیم وزیر آباد گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وقف گواہ شد:۔ نثار احمد واقف زندگی:۔

دفتر لجنہ اماء اللہ کیلئے ایک گریجوایٹ خاتون کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے فوری طور پر ایک گریجوایٹ خاتون کی ضرورت ہے۔ تنخواہ قابلیت کے مطابق دیجائیگی خواہشمند بہنیں فوراً درخواستیں بھجوائیں۔

(مریم صدیقہ۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

اپنے پیسے کی قدر کریں

آج کل عمارتی سامان مشکل سے ملتا ہے۔ پھر اگر اسے اناڑی لوگوں کے سپرد کر کے ضائع کر لیا جائے۔ تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اپنے پیسے کی قدر کریں۔ اور جب بھی ضرورت ہو۔ مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے سند یافتہ ماہرین فن کی نگرانی میں اپنی عمارت نیز اس کے نقشے اور تخمینے تیار کرائیں

منیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

دس ۱۰ انگریزی تبلیغی رسالے دو روپیہ میں

جو مسلمان۔ ہندو۔ عیسائی۔ سکھوں غیرہ سب کیلئے مفید ہیں۔ معہ پوسٹ خرچ عبد اللہ الہ دین

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار سیلنگ فین اور ٹارچز تیار ہوتی ہیں جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگریونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔

منیجر

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بہادر سب جج درجہ اول چکوال

دعویٰ دیوانی ۳۶۱ نرائن سنگھ ولد کرم سنگھ ساکن چکوال

بنام خان محمد ولد امیر الدین وغیرہ یا دعویٰ تقسیم مکان

بنام خان محمد ولد امیر الدین قوم قصاب ساکن چکوال حال چھاؤنی ملتان محلہ کھٹکا نمبر مکان ۱۵۵۲ ملازم بجلی گھر۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ خان محمد مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اسلئے اشتہار ہذا بنام خان محمد مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر آپ مذکور تاریخ ۲۷ ماہ ۳ ۴۷ کو مقام چکوال حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آ دیگی

آج بتاریخ ۷ ماہ فروری ۱۹۴۷ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

قادیان کو مذہبی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے

اور سام ٹارچ کو

صنعتی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے۔ سام روزرٹ اینڈ کمپنی قادیان

روپ سنوار کریم	رشک چمن سینٹ	پیرس کوئڈ کریم
چھائیوں کیلوں دہاسے اور بدنما داغوں کا کامیاب علاج۔ قیمت ۸/ فی شیشی	دلکش مفرح خوشبو نیز ہر قسم کے عطر حاصل کریں قیمت فی تولہ اول ۱۲/ روپے۔ دوئم درجہ ۵/ روپے	جلد ملائم اور خوبصورتی۔ کھینے کیلئے بہترین چیز ہے قیمت ۱۲/ ایجنٹس اور ڈیلرز کمیشن کیلئے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں

حمیدیہ فارمیسی قادیان

ریشمی بنارسی اور مشہدی لنگیاں خریدنے کیلئے بٹالہ ہاؤس امرتسر

جائداد کی خرید فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

دار العلوم قادیان

باجازت نظارت امور عامہ

قریشی محمد مطبع الفضل قریشی منزل

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دھلی ۱۴ فروری: سینٹرل اسمبلی میں مولانا ابوالکلام آزاد تعلیم ممبر نے بتایا۔ کہ حکومت ٹیکنیکل تعلیم کو ترقی دینے کے لئے کارروائی کر رہی ہے۔ آپ نے کہا۔ اس سلسلہ میں ۴۷۰ طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرونی ممالک میں بھیجا گیا ہے۔ ملک کے مختلف حصوں میں اعلیٰ ٹیکنیکل تعلیم کے لئے چار ادارے قائم کئے جاویں گے مسٹر لیاقت علی خان فنانس ممبر نے بتایا۔ کہ تنخواہ کمیشن جون تک اپنا کام ختم کر لے گا۔ اور آخری رپورٹ حکومت ہند کے سامنے پیش کر دے گا۔ سردار پٹیل ہوم ممبر نے بتایا۔ کہ گذشتہ سال پولیس کے ۲۹۴ ارکان کے خلاف رشوت ستانی کے الزام میں تحقیقات کی گئی۔ ان میں سے ۱۲۰ ارکان کو سزا دی گئی۔

کراچی ۱۴ فروری۔ حکومت سندھ نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ سندھ کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حکومت ہند نے مناسب مدد دینے کا یقین دلایا ہے اس لئے عوام کو اناج کا ذخیرہ کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

لندن ۱۳ فروری: جزائر برطانیہ کی مسلم لیگ کی تمام شاخوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ سوموار کو لندن میں جمع ہو کر پارلیمان کے سامنے حکومت پنجاب کے خلاف مظاہرہ کیا جائے۔ اس مظاہرے میں لندن اور دوسرے شہروں کو ایک ہزار مسلم لیگی شامل ہوں گے

نئی دھلی ۱۳ فروری مرکزی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے ضرورت کے وقت فوجیوں کو خاص خاص کاموں پر لگایا جا سکے گا مثلاً جہازوں سے اناج اتارنے کا کام ان سے لیا جا سکے گا۔

لندن ۱۳ فروری: معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے پارلیمان کی تمام پارٹیوں پر مشتمل ایک پارلیمانی وفد مصر بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ وفد ۷ اپریل سے لیکر ۲۱ اپریل تک قاہرہ پہنچ جائیگا۔ لیبر۔ کنزرویٹو اور جنرل پارٹیوں نے اس وفد کے لئے اپنی پارٹی کے نمائندے منتخب کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

نئی دھلی ۱۳ فروری جاپان میں ہندوستانی جہازوں کو بھیجنا ... پہنچا ہے اس کی تحقیقات کے لئے حکومت ہند اپنا ایک

مشن جاپان بھیجنے کے سوال پر غور و خوض کر رہی ہے۔ یہ مشن تحقیقات کے بعد بتلائے گا۔ کہ کتنا ہرجانہ ملنا چاہیئے۔

لاہور ۱۳ فروری۔ عبوری حکومت کے محکمہ مواصلات کے مسلم لیگی رکن سردار عبدالرب نشتر آج صبح فرنٹیر میل سے لاہور پہنچے آپ نے مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ پرامن رہیں

بیت المقدس ۱۳ فروری کل عربوں کے ایک بڑے گروہ نے بعض دیہات پر چھاپہ مارا۔ اس چھاپہ کے دوران میں ایک یہودی کے چھرا گھونپ دیا گیا۔ اور چھ دیگر یہودی زخمی ہوئے۔

لاہور ۱۳ فروری: معلوم ہوا ہے کہ خیال آئیلز کی قیمتوں اور آئیلز کی تقسیم پر جو کنٹرول اس وقت عائد ہے۔ پنجاب گورنمنٹ اس کے اٹھا دینے کے سوال پر غور و خوض کر رہی ہے

لندن ۱۳ فروری: معلوم ہوا ہے۔ کہ فلسطین کے عرب لیڈر جمال الحسینی لندن سے واپس ہونے سے قبل ایک بار پھر برطانوی وزیر نو آبادیات سے ملاقات کریں گے۔ اور اس امر پر زور دیں گے۔ کہ مفتی اعظم فلسطین کی نقل و حرکت پر جو پابندیاں عائد ہیں وہ ہٹالی جائیں۔

واشنگٹن ۱۳ فروری: سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکہ اور کنیڈا کے مابین پانچ نکات پر مشتمل ایک فوجی سمجھوتہ طے پایا ہے اس میں دونوں ممالک کی فوجی ٹریننگ۔ اسلحہ اور جنگی سامان اور بحری اور فضائی مراعات کا مشترکہ پروگرام شامل ہے۔

دہلی ۱۳ فروری عارضی حکومت کے انڈسٹریز ممبر مسٹر ڈی۔ اگر چندریگر نے آج صبح نیوز پرنٹ ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں اعلان کیا۔ کہ یکم اپریل ۱۹۴۷ء سے اخباری کاغذ پر سے کنٹرول ہٹا لیا جائے گا اس تاریخ کے بعد اخباری کاغذ کے حصول یا استعمال پر کوئی پابندی نہ ہوگی معلوم ہوا ہے۔ اگرچہ اخباری کاغذ پر کوئی کنٹرول نہ رہے گا۔ لیکن اخبار کے صفحات پر پابندی کر دی جائے گی۔

کلکتہ ۱۳ فروری مسٹر فضل الحق سابق وزیر اعظم بنگال نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ... کھلی میں

گاندھی جی کی موجودگی مفید نہیں ہے۔ انہیں نواکھلی کے علاقے سے نکال دیا جانا چاہیئے۔ حکومت بنگال کو اس سلسلے میں اپنا وہ فرض پورا کرنا چاہیئے۔ جو مسلمانوں کی طرف سے اس پر عائد ہوتا ہے

رنگون ۱۳ فروری: جنرل اونگ سان اور شان کی ریاستوں کے سرداروں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ سمجھوتہ کے ماتحت سرحدی علاقوں کے مسائل پر غور کرنے کے لئے ایک کونسل مقرر کیا جائے گا

لندن ۱۳ فروری: برطانوی کابینہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوئلہ کی شدید قلت سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ وہ معمولی حد تک بہتر ہو گئی ہے۔ اگرچہ حالات کو بدتر ہونے سے روک لیا گیا ہے۔ تاہم وہ ابھی خطرناک ہیں پچھلے چند روز میں ۷۸۰۰۰ ٹن کوئلہ کی کفایت کی گئی ہے گیس کی صورت حالات بھی ابتر ہونے کا خوف ہے۔ اس لئے گیس استعمال کرنے والے کارخانوں کو قبل از وقت انتباہ کر دیا گیا ہے۔ کہ اگر گیس کی صورت حالات نازک ہو گئی تو ہو سکتا ہے کہ گیس کی بہم رسانی بند کرنی پڑے

مدراس ۱۳ فروری: مدراس کانگرس اسمبلی پارٹی کے ۱۹۶ ممبروں میں سے ۱۰۶ نے ایک ریزولیوشن پر دستخط کئے ہیں جس میں مدراس کے وزیر اعظم مسٹر ٹی پرکاشم کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے۔ ریزولیوشن میں لکھا ہے۔ اس پر غور و خوض کرنے کے لئے اسمبلی پارٹی کا ایک جلسہ بلایا جائے۔ اور اس میں نیا لیڈر چنا جائے۔

لندن ۱۳ فروری۔ جو عرب وفد فلسطینی کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن آیا تھا۔ وہ دو شنبہ یا سہ شنبہ کو واپس چلا جائے گا۔ کل فلسطینی کانفرنس پھر منعقد ہوگی جس میں مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ اپنی نئی تجاویز کی وضاحت کریں گے۔

لاہور ۱۳ فروری آج صبح پنجاب یونیورسٹی کی ایم۔ اے کلاسوں اور لاء کالج کے قریباً چھ صد طلباء نے یونیورسٹی سینیٹ ہال کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا۔ مظاہرین کا مطالبہ یہ تھا۔ کہ ان کے امتحانات بھی سال میں دو بار ہوا کریں۔ نیز ان کے امتحانات کی فیس کم کی جائے۔

ٹوکیو ۱۴ فروری۔ ایک امریکن ترجمان نے اپنی اس رائے کا اظہار کیا۔ کہ ایشیا میں جاپان کا اقتصادی اقتدار قائم رہنا چاہیئے

لائلپور ۱۴ فروری: گندم دڑہ ۱۰/- اعلیٰ ۱۴/- گڑ دیسی -/-/۲۱ سے -/-/۲۳ شکر دیسی -/-/۲۳ سے -/-/۲۵ ۔ گھی خالص عمدہ -/-/۱۹۰

بیروت ۱۳ فروری فلسطینی گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری نے بیان کیا۔ کہ ۱۱ سو غیر قانونی مرد عورتیں اور بچے جنہیں فلسطین سے نکال کر مصر کے کیمپ میں رکھا گیا ہے۔ بہت جلد برطانیہ روانہ ہو جائیں گے

فرینک فورٹ ۱۳ فروری۔ دریائے رائن برف بستہ ہو چکا ہے۔ برف کو توڑنے کے لئے ہوائی جہازوں سے بم پھینکے جائیں گے۔ یہ بم تین میل لمبے چوڑے علاقہ پر لاڑلائی جان کے درمیانی علاقہ پر گرائے جائیں گے

لاہور ۱۴ فروری: سونا دیسی ۰-۴-۱۰۶ سونا غنڈٹ ۰-۸-۱۰۷ چاندی ۵۷ روپے پونڈ -/۶۷ روپے ۴ آنے

امرتسر ۱۴ فروری۔ سونا -/۲/۱۱۰

لاہور ۱۴ فروری: پنجاب کانگرس کے عہدیداروں کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر بحث کے لئے پنجاب کانگرس کا جو جنرل اجلاس ۱۶ فروری کو بلایا گیا ہے۔ وہ اس دن ۱ بجے دوپہر لاجپت رائے ہال میں ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ اخباری نمائندوں کو اس اجلاس میں شامل ہونے کی اجازت نہیں۔

لندن ۱۴ فروری: مکرم ظہور احمد صاحب نے لندن سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ مکرمی چوہدری مشتاق احمد صاحب آج مغربی لندن کے ہسپتال ہیمر سمتھ میں داخل ہو گئے ہیں۔ ان کو درد گردہ ہے۔ ابھی مکمل معائنہ نہیں ہوا غالباً عمل جراحی کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

درخواست دعا: شیخ فضل حق صاحب ... ریٹائرڈ ریلوے گارڈ قادیان بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد یوسف احمدی ابن محمد یامین تاجر کتب)